٦٥

تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

انتخاب

از

دس سالہ رپورٹ

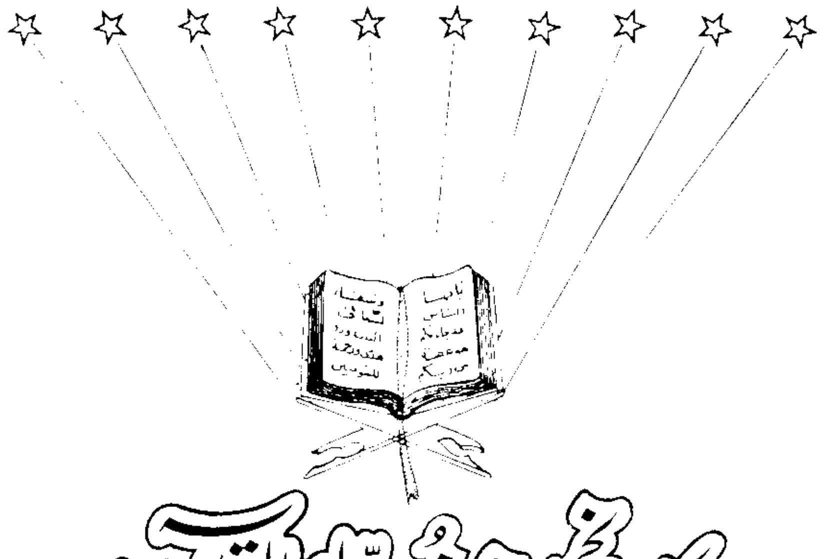

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

سالانہ قرآن کانفرنسیں اور قرآنی محاضرات

۱۹۷۳ء سے انجمن نے سالانہ قرآن کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا جو نہ صرف دعوت رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوئیں بلکہ ملک کی سماجی و ثقافتی زندگی کا ایک مستقل نشان بن گئیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اب ملک کے دیگر ادارے بھی ملک کے مختلف مقامات پر ایسے اجتماعات منعقد کرتے ہیں جن کا عنوان "قرآن کانفرنس" ہوتا ہے۔ حاضرین کی تعداد، شرکاء کے ذوق و شوق، اجتماعات کے نظم و ضبط اور مقالوں اور تقاریر کے معیار کے علاوہ حاضرین کے جوش و خروش، کارکنوں کی مستعدی اور حسن انتظام یہاں تک کہ اجتماع گاہ کی تزئین و آرائش، غرض ہر اعتبار سے انجمن کے زیر اہتمام قرآن کانفرنسیں معیاری ہی نہیں مثالی قرار دی جا سکتی ہیں جنہوں نے اہل وطن ہی سے نہیں بیرون ملک مقیم حضرات سے بھی زبردست خراج تحسین حاصل کیا۔ ایک خوشگوار رجحان اور حیرت افزا بات لوگوں کو یہ محسوس ہوئی اور ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اختلاف اور افتراق و انتشار کے اس دور میں انجمن نے اپنی قرآن کانفرنسوں کے ذریعہ تقریباً تمام مسلمہ فرقوں اور مسلکوں کے اہل علم و فضل حضرات کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔

انجمن کے زیر اہتمام اب تک جو قرآن کانفرنسیں منعقد ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی	۱۴ تا ۱۶ دسمبر ۷۳ء	(پانچ اجلاس)	جناح ہال، لاہور
دوسری	۲۴ تا ۲۷ مارچ ۷۵ء	(چھ اجلاس)	〃 〃
تیسری	۲۱ تا ۲۳ مارچ ۷۶ء	(چھ اجلاس)	〃 〃
چوتھی	۲۵ تا ۲۷ نومبر ء	(چار اجلاس)	〃 〃
پانچویں	۲۲ تا ۲۴ مارچ ۷۸ء	(پانچ اجلاس)	آئی۔ بی۔ اے۔ ہال۔ کراچی
چھٹی	۲۲ تا ۲۴ مارچ ۷۹ء	(پانچ اجلاس)	〃 〃
ساتویں	۲۸ تا ۱۲ اپریل ۸۰ء	(آٹھ اجلاس)	جناح ہال اور قرآن اکیڈمی، لاہور

ان قرآن کانفرنسوں میں جن موضوعات پر مقالے پڑھے گئے یا تقاریر ہوئیں ان میں سے چند

یہ ہیں :

۱۔ عظمت و اعجاز قرآن حکیم
۲۔ عظمتِ قرآن اور صاحبِ قرآن
۳۔ قرآن اور سنّت رسولؐ
۴۔ قرآن حکیم اور بعثت رسولؐ
۵۔ علوم القرآن اور اصول تفسیر
۶۔ قرآن حکیم اور فکرِ جدید
۷۔ علوم جدیدہ اور قرآن حکیم
۸۔ قرآن حکیم اور احیائے اسلام
۹۔ قرآن اور سائنس
۱۰۔ فلسفہ و حکمت کے مسائل اور قرآن حکیم
۱۱۔ معاشی و اقتصادی مسائل اور قرآن حکیم
۱۲۔ قومی و ملی مسائل اور قرآن حکیم
۱۳۔ علّامہ اقبال اور قرآن حکیم

یہ مقالات ماہنامہ "میثاق" میں شائع ہو چکے ہیں ۔ بیشتر مقالات ماہنامہ "میثاق" کی خصوصی اشاعتوں یعنی "قرآن کانفرنس نمبر" میں شائع کئے گئے ہیں ۔

جن حضرات نے انجمن کی ان قرآن کانفرنسوں کو رونق بخشی اُن کی فہرست نوبہت طویل ہے بہرحال کچھ حضرات کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :

مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ ۔ مولانا شمس الحق صاحب افغانی ۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب ۔ مولانا محمد حنیف ندوی صاحب ۔ مولانا حافظ محمد گوندلوی صاحب ۔ پیر کرم شاہ صاحب ۔ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب ۔ مولانا محمد ناظم ندوی صاحب ۔ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب ۔ مولانا سید حامد میاں صاحب ۔ مولانا عبید اللہ انور صاحب ۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب ۔ مولانا محمد اسحاق صدیقی صاحب ۔ مولانا محمد طٰس صاحب ۔ مولانا محمد اجمل صاحب ۔ مولانا عبد الرحمن صاحب (جامعہ اشرفیہ لاہور) مولانا عبد الرشید صاحب نعمانی ۔ مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب ۔ مولانا عبد الحنان علوی صاحب ۔ مولانا عبد الرحمن مدنی صاحب ۔ مولانا محمد موسیٰ خان صاحب ۔ مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف صاحب ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب مرحوم ۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب ۔ جسٹس شیخ ظہور الحق صاحب ۔ جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب ۔ جناب خالد ایم اسحٰق صاحب ۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب ۔ ڈاکٹر عبد الواحد ہالے پوتا صاحب ۔ ڈاکٹر سلیم فارانی صاحب ۔ پروفیسر سید ابوبکر غزنوی صاحب مرحوم ۔ شاہ بلیغ الدین صاحب ۔ چوہدری مظفر حسین صاحب ۔

پروفیسر مرزا محمد منور صاحب ۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب ۔ مولانا ڈاکٹر محمد مظہر بقا صاحب ۔ خالد مسعود صاحب ۔ حافظ احمد یار صاحب ۔ خواجہ غلام صادق صاحب ۔ علّامہ سیّد شبیہ حسن بخاری صاحب ۔ ڈاکٹر امان اللّٰہ ملک صاحب ۔ ڈاکٹر خالد علوی صاحب ۔ ڈاکٹر ابصار احمد صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ۔

بیرون ملک سے ممتاز عالم دین مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی (مدیر ماہنامہ "برہان" دہلی) اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے دو اساتذہ پروفیسر اختر الواسع صاحب اور پروفیسر عبدالغفار شکیل صاحب نے خصوصی دعوت پر شرکت فرمائی ۔

ساتویں قرآن کانفرنس کے بعد انجمن کی مجلس منتظمہ کے ایک فیصلہ کی رُو سے یہ طے پایا کہ آئندہ قرآن کانفرنسوں کی بجائے قرآنی محاضرات (QURANIC SEMINARS) منعقد کئے جائیں ۔ قرآن کانفرنس میں تو معاملہ یک طرفہ رہتا ہے کہ کچھ حضرات مقالہ پڑھتے یا تقریر کرتے ہیں اور حاضرین سنتے ہیں جبکہ محاضرات میں حاضرین کو بھی مقالہ یا تقریر پر سوالات کرنے اور گفتگو میں حصّہ لینے کا موقع ملتا ہے ۔ اور یُوں دونوں جانب دلچسپی قائم رہتی ہے ۔ چنانچہ اب تک دو سالانہ قرآنی محاضرات منعقد ہو چکے ہیں ۔

۱ ۔ ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء (روزانہ دو نشستیں) مقام: قرآن اکیڈمی لاہور

۲ ۔ ۱۹ تا ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء (روزانہ دو نشستیں) مقام: قرآن اکیڈمی لاہور

پہلے سالانہ قرآنی محاضرات میں مدیر "برہان" دہلی جناب مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی نے محاضرات کی چھ نشستوں میں شرکت فرمائی ۔ موصوف نے "قرآن حکیم کی آیات محکمات و متشابہات" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر بھی ارشاد فرمائی ۔ کراچی سے معروف قانون داں جناب خالد ایم اسحاق صاحب، ناظم و مہتمم مجلس علمی مولانا محمد طاسین صاحب اور مقتدرہ قومی زبان کے ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری صاحب اور اسلام آباد سے وفاقی سیکرٹری تعلیم جناب احمد ظفر فاروقی صاحب نے شرکت فرمائی ۔ لاہور کے تقریباً ۳۲ علماء و فضلاء شریک ہوئے جن میں سے اکثر وہ حضرات تھے جو اس سے قبل قرآن کانفرنسوں میں بھی شرکت کرتے رہے تھے البتہ چند چہرے نئے تھے مثلاً مولانا محمد متین ہاشمی صاحب، ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ صاحب، علامہ منظور احسن عباسی صاحب مرحوم، علامہ محمد طاہر القادری صاحب، پروفیسر رفیع اللّٰہ شہاب صاحب اور

ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ۔

لاہور کے موقر انگریزی روزنامہ "پاکستان ٹائمز" نے ۴ر اپریل ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں ان محاضرات کی تفصیلی رپورٹ شائع کی جس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا:

"قرآن مجید کے موضوع پر یہ سیمینار افادیت اور فکر انگیزی کے اعتبار سے فقید المثال تھا۔ اس سیمینار میں نو دن تک نامور علماء دین اور دانشور حضرات نے قرآنی تعلیمات کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی سوالات وجوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا جس کی وجہ سے اس کی افادیت دوچند ہو گئی۔"

پہلے قرآنی محاضرات کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے قرآن اکیڈمی لاہور میں دوسرے سالانہ قرآنی محاضرات ۱۹ تا ۲۳ مارچ ۱۹۷۲ء منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا محمد طاسین صاحب صدر مجلس علمی کراچی نے (۱) مسئلہ مزارعت اور احادیث نبوی اور (۲) مضاربت قرآن وحدیث کی روشنی میں کے موضوع پر اپنے مقالات پڑھے۔ ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ صاحب نے "قرآن اور موجودہ نظام تعلیم" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے مولانا محمد تقی امینی صاحب خود تشریف نہ لا سکے۔ موصوف نے "قرآنی علم وفہم کا درجہ حکمت" کے عنوان سے اپنا مقالہ بھیج دیا تھا جو پڑھ کر سنایا گیا۔ شرکاء مذاکرہ میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب۔ علامہ سید شبیر بخاری صاحب۔ حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب۔ حافظ احمد یار صاحب۔ حافظ نذر احمد صاحب۔ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب۔ مرزا محمد منور صاحب۔ ڈاکٹر امان اللہ خان صاحب۔ پروفیسر ڈاکٹر خواجہ امجد سعید صاحب۔ پروفیسر منظور حسین مرزا صاحب اور ڈاکٹر ابصار احمد صاحب۔

اجلاسوں کی صدارت مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب، مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب اور ڈاکٹر سلیم فارانی صاحب نے فرمائی۔

آخری روز "قرآن اور احیائے اسلام" کے موضوع پر اجلاس ہوا جس میں مولانا محمد حنیف ندوی صاحب، پروفیسر مرزا محمد منور صاحب، ڈاکٹر خالد علوی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے علاوہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ایک استاذ پروفیسر عضد الدین خان صاحب نے خطاب فرمایا۔

انجمن کی دس سالہ تقاریب

انجمن کی تاسیس چونکہ نومبر ۷۲ء میں ہوئی تھی لہٰذا نومبر ۸۲ء میں متعدد تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ کی ابتدا ایک مجلس مذاکرہ سے ہوئی جو "اصلاحِ معاشرہ اور قرآن حکیم" کے موضوع پر جناح ہال لاہور میں مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب رئیس جامعہ حیدرآباد سندھ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس مجلس کے مہمان خصوصی جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن صاحب چیئرمین اسلامک آئیڈیالوجی کونسل پاکستان تھے۔ انہوں نے "قرآن حکیم اور اصلاح معاشرہ" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمایا۔ پروفیسر احمد یار صاحب نے "وحدتِ ملی کی اساس قرآن حکیم" کے عنوان پر مقالہ پیش فرمایا۔ جناب علامہ سید غلام شبیر بخاری صاحب نے "عظمتِ قرآن کے دو عظیم ترین شارح رومی اور اقبال" پر اور پروفیسر مرزا محمد منور صاحب نے "اصلاح معاشرہ اور قرآن حکیم" کے موضوع پر فکر انگیز تقاریر کیں۔ چوہدری مظفر حسین صاحب کا مقالہ "اصلاح معاشرہ اور نظامِ تعلیم علامہ اقبال" اور ڈاکٹر رفیع الدین" پڑھ کر سنایا گیا اس لئے کہ موصوف علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ ڈاکٹر اسرار احمد گذشتہ دو ہفتوں سے مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں "اصلاح معاشرہ کا انقلابی تصور اور قرآن حکیم" کے موضوع پر اظہار خیال کرتے رہے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں موصوف نے سب سے آخر میں اسی موضوع پر تقریر کی۔

دس سالہ تقاریب کے منشور کے پروگرام میں نو دن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے درس قرآن کے لئے مختص کئے گئے تھے۔ چنانچہ تین دن یعنی ۱۳ تا ۱۵ نومبر ۸۲ء مسجد شہداء لاہور میں روزانہ عصر تا مغرب اور بعد مغرب تا عشاء چھ نشستوں میں سورۃ حج کے آخری رکوع کی چھ آیات کا جو دین کے فلسفہ و حکمت اور اس کے اساسی مطالبات کے موضوع پر قرآن حکیم کے جامع ترین مقام کی حیثیت رکھتی ہیں، جناب ڈاکٹر صاحب نے درس دیا۔ درس قرآن کا چھ روزہ منتخب پروگرام ۱۶ تا ۲۱ نومبر ۸۲ء جناح ہال لاہور میں رکھا گیا تھا۔ جس میں سورۃ حدید اور سورۃ صف کے درس کا اہتمام تھا۔ یہ دونوں سورتیں خطاب بہ امتِ مسلمہ در جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے ضمن میں قرآن حکیم کے ذروۂ سنام کا مقام رکھتی ہیں۔ بعد میں سورۃ جمعہ کا درس بھی شامل کر لیا گیا تھا جو انقلاب محمدیؐ کے اساسی منہج کی رہنمائی کے ضمن میں ایک اہم خصوصیت کی حامل سورۃ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے سورۃ حدید

کے درس سے قبل جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب نے سورۂ حدید کی خصوصیات پر ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ جناح ہال میں یوں تو اس سے قبل بھی ڈاکٹر صاحب کے دروس قرآن حکیم اور خطابات ہوتے رہے ہیں لیکن اس ہال میں مسلسل چھ روز تک ڈاکٹر صاحب کے دروس پہلی بار ہوئے اور الحمدللہ یہ نہایت کامیاب رہے۔ ہال میں سامعین کا ذوق و شوق دیدنی تھا اور تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ ہال کے باہر بھی بہت سے لوگ کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ پورا مجمع اعجاز قرآنی اور دلسوز و پرتاثیر انداز خطاب سے مبہوت و مسحور ہوتا تھا۔

قرآن حکیم کی ان سورتوں کے مضامین و مفاہیم اور مطالب و مباحث کی جامعیت تو مسلّم ہے ہی ـــ اس پر مستزاد ڈاکٹر صاحب کا اسلوب بیان انداز تعلیم و تفہیم اور پرتاثیر خطابات ـــ گویا سونے پر سہاگہ تھا۔

تربیت گاہیں

کسی بھی اصولی و نظریاتی تحریک سے کارکنوں کے لئے تربیت گاہوں (TRAINING CAMPS) کا انعقاد نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ان میں جہاں ایک طرف کارکنوں کے ذہن و قلب میں اس تحریک کے اصول و نظریات کو راسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہاں دوسری طرف مخالف تحریکوں کی یلغار سے بچنے کے لئے خود ان تحریکوں کے اصول و نظریات سے واقف کرایا جاتا ہے۔ ان تربیت گاہوں کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کو نہ صرف ان نظریات کا عملی نمونہ بناتی ہیں تاکہ وہ ان کے چلتے پھرتے پیکر نظر آئیں بلکہ وہ اس کا پرچارک اور علمبردار بناتی ہیں ـــــ یہ کام دنیاوی و ذہنی نظریاتی تحریکوں کے لئے ضروری ہو یا نہ ہو اسلام کے لئے کام کرنے والی جماعت کے لئے تو انتہائی ضروری (MUST) ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے قرآن حکیم کا جو نہایت جامع منتخب نصاب مرتب کیا ہے اس کی بنیاد تو دراصل سورۃ العصر ہے جس میں عذاب اخروی سے نجات کے لئے چار لوازم بیان کئے گئے ہیں یعنی ایک مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے پورے یقین کے ساتھ ایمان لائے ان تمام چیزوں پر جن پر ایمان

لانے کا اسلام تقاضہ کرتا ہے، اپنی زندگی میں اس کے مطابق تبدیلی لائے یعنی عمل صالح کا پیکر بن جائے، حق کی تبلیغ کرے، پرچار کرے اُس کا علمبردار ہو اور اُس کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے کی جدوجہد کرے اور اس جدوجہد میں صبر و مصابرت سے کام لے یعنی پیٹھ نہ دکھائے، کوئی PERSECUTION اور کوئی TEMPTATION اُس کے قدم راہِ اعتدال سے نہ ہٹا سکیں اور یہ کہ نہ مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر شارٹ کٹ (SHORT CUT) اختیار کرے۔ اور نہ ہی نیک مقصد کے لئے غلط طریقۂ کار کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ جائے۔

انجمن اپنے کارکنوں کی تربیت سے غافل نہیں رہی ہے۔ یوں تو ہر درسِ قرآن اور درسِ حدیث یا کسی دینی موضوع پر تقریر کی مجلس خود ایک تربیت گاہ ہے لیکن ایسی تربیت گاہیں جو اقامتی ہوں، جو یا تو کسی ایک شہر کی بنیاد پر یا پھر پورے ملک کی بنیاد پر منعقد کی گئی ہوں، انجمن کے پروگرام میں شامل رہی ہیں ان کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ دعوت و تحریک کے اصول و مبادی اور ایک بندۂ مومن کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کی تذکیر ہو اور وہ اذہان و قلوب میں راسخ ہوں تا کہ عمل کے لئے قوتِ محرکہ اور جوش و ولولہ فراہم ہو۔ اب تک جو تربیت گاہیں منعقد کی گئی ہیں اُن کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

● لاہور (اگست ۱۹۷۲ء)

انجمن خدام القرآن کے تحت یہ پہلی دس روزہ قرآنی تربیت گاہ ۱۳ تا ۲۲ اگست مسجد خضرا (رحمن آباد) میں منعقد ہوئی۔ اس تربیت گاہ کا انتظام نہایت عجلت میں کیا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ جولائی میں کراچی میں تربیت گاہ منعقد کرنے کا پروگرام تھا لیکن اس ماہ میں کراچی ہی نہیں پورا صوبہ سندھ لسانی فسادات کی لپیٹ میں آگیا اس لئے وہاں اس کا انعقاد ممکن نہ رہا ـــــ وقت کی کمی اور مناسب طور پر بروقت لوگوں کو اطلاع نہ ملنے کے باوجود یہ تربیت گاہ ہر اعتبار سے کامیاب رہی۔ لاہور اور بیرونِ لاہور سے کم و بیش چالیس پینتالیس شرکاء مستقلاً تربیت گاہ ہی میں مقیم رہے اور ان میں اکثریت بحمد للہ نوجوان طلباء کی تھی۔ ان کے علاوہ بعد نماز فجر، بعد نماز عصر اور بعد نماز مغرب جو کھلی مجالس ہوتی رہیں اُن میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوتے رہے، یہ حاضری پانچ صد سے بھی تجاوز کر گئی۔ اس تربیت گاہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے مطالعۂ قرآن حکیم کا مرتب کردہ نصاب تقریباً پورا پڑھا دیا۔ مولانا عبدالغفار حسن

صاحب نے "حجیت حدیث اور اہمیت سنت" کے موضوع پر نہایت جامع اور مدلل تقریریں کیں۔ اور بعد ازاں منتخب احادیث کا درس دیا۔ اس کے علاوہ قاری عبدالرحمٰن صاحب تونسوی نے تجوید و قرأت کے بنیادی قواعد کی تعلیم دی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دو نہایت مؤثر اور مفید خطاب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے ہوگئے۔

• کراچی (دسمبر ۷۲ء)

دسمبر کے آخری ہفتہ میں رباط العلوم اسلامیہ کے ہال میں ایک دس روزہ قرآنی تربیت گاہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے منتخب قرآنی نصاب تسلسل کے ساتھ پیش فرمایا۔ حاضری توقع سے کہیں زیادہ رہی۔ مولانا بدیع الزمان صاحب (پیر جھنڈا) نے اس تربیت گاہ میں درس حدیث دیا۔

• کراچی (دسمبر ۷۳ء)

۲۳ تا ۳۰ دسمبر ۷۳ء جمعیت الفلاح ہال کراچی میں ایک آٹھ روزہ قرآنی تربیت گاہ منعقد ہوئی جس میں حسب سابق تین درس روزانہ ہوئے۔ ایک صبح نماز فجر کے بعد جس میں اربعین نووی کی ابتدائی احادیث کا درس دیا گیا۔ دوسرا بعد نماز عصر جس میں آخری پارے میں سے سلسلہ وار سورۂ بلد سے سورۂ والتین تک چھ سورتوں کا درس ہوا اور تیسرا بعد نماز مغرب جو طویل ترین ہوتا تھا اور جس میں بحمداللہ پوری سورۂ ھود کے علاوہ سورۂ یونس کے بھی دو رکوع مشتمل بر انباء الرسل بیان کیے گئے۔ صبح کے درس حدیث میں تو حاضری کم ہی رہتی تھی لیکن شام کے دروس میں حاضری تقریباً تین صد تک رہی اور شرکاء نے حد درجہ ذوق و شوق کا اظہار کیا۔

• کراچی (اپریل ۷۴ء)

یہ اقامتی تربیت گاہ شہر کے مضافات میں قریشی کنسٹرکشن کمپنی کی عمارات واقع کورنگی میں یکم تا ۴ اپریل منعقد ہوئی۔ اس میں کراچی کے رفقاء کے علاوہ لاہور اور حیدرآباد سے بھی کچھ احباب نے شرکت فرمائی۔ عصر تا عشاء درس قرآن اور فجر کی نماز کے بعد درس حدیث ہوتا تھا۔ درس قرآن میں سورۂ علق، سورۂ قلم، اور سورۂ مزمل شامل تھیں۔ دن میں ڈاکٹر صاحب کے خطابات اور لٹریچر کا مطالعہ ہوتا تھا۔ خطابات کے موضوع "حقیقت شرک" اور "حقیقت ایمان" تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے

"اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام" کا اجتماعی مطالعہ بھی کرایا۔

• لاہور (جولائی ۷۴ء)

ماہنامہ "میثاق" جون کے شمارہ میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام ماہ جولائی دینی تعلیم و تربیت کے ایک ماہی پروگرام کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ دینی ذوق رکھنے والے حضرات کے لئے یہ ایک بہترین موقعہ اور خصوصاً اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کے طلباء اور اساتذہ کے لئے تعطیلات گرما کا بہترین مصرف تھا۔ اس تربیت گاہ کا روزانہ کا پروگرام اس طرح ترتیب دیا گیا تھا: بعد نماز مغرب درس قرآن حکیم از ڈاکٹر اسرار احمد صاحب جس میں موصوف نے مطالعۂ قرآن حکیم کا سلسلہ وار درس دیا۔ بعد نماز فجر درس حدیث جس میں مشکوٰۃ شریف کے دو اجزاء یعنی کتاب الایمان اور کتاب العلم کا مطالعہ ہوتا تھا اور بعد نماز عصر قواعد لغت عربی کا ایک سبق اور صبح ۹ تا ۱۲ بجے باقاعدہ کلاسوں کی صورت میں مطالعہ کتب، مذاکرہ، مشق تقریر و خطاب اور تصحیح قرأت و تجوید۔

اتوار ۳۰ جون کی صبح کو مسجد شہداء میں تربیت گاہ کی تمہید کے طور پر ایک مفصل تقریر "پاکستان، اسلام اور قرآن" کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب نے کی اور اسی شام کو تربیت گاہ کی افتتاحی تقریب سے مولانا عبید اللہ انور صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی لاہوری نے خطاب فرمایا۔

اعلان کے مطابق تربیت گاہ کو پورے ایک ماہ جاری رہنا تھا لیکن موسم کی خرابی، بجلی کی رو کے بار بار منقطع ہو جانا اور بعض دیگر وجوہات اور اصلاً اس وجہ سے کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت بہت عرصے کے بعد ہی جواب دے گئی پروگرام کو مختصر کرنا پڑا اور بجائے ایک ماہ کے تین ہفتوں پر قناعت کرنی پڑی تاہم ڈاکٹر صاحب نے جیسے بھی بن پڑا اپنے آپ پر شدید سختی جھیل کر حسب اعلان مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا درس بھی مکمل کر لیا اور اس کے اختتام پر اتوار ۲۱ جولائی کی شام کو ایک تقریر میں شرکاء و سامعین کے سامنے واضح الفاظ میں یہ سوال بھی رکھ دیا کہ دین کے جو تقاضے اور مطالبے قرآن حکیم کے ان مقامات کی روشنی میں واضح ہوئے ہیں کون ہے جو ان کی ادائیگی کے لئے ان کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو۔

اس تربیت گاہ میں ملک کے مختلف شہروں سے احباب خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

● کوئٹہ، جولائی ۱۹۷۸ء

اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ کی عمارت میں ۲۴ تا ۳۰ جولائی یہ تربیت گاہ منعقد ہوئی جس میں کراچی لاہور اور دیگر مقامات سے شرکاء کے علاوہ کوئٹہ کے شہریوں کی بھی اچھی خاصی تعداد شریک رہی۔ بعد نماز فجر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب درس قرآن دیتے تھے موصوف نے سورۃ حجرات کی آیات ۱۴، ۱۵، سورۃ حج کی آخری دو آیات اور پوری سورۃ صف اور مکمل سورۃ جمعہ کا درس دیا۔ درس حدیث روزانہ بعد نماز عصر مولانا عبدالغفار حسن صاحب دیتے تھے موصوف نے مشکوۃ شریف کی کتاب العلم کی پہلی دونوں فصلوں کا درس دیا۔ دن میں ڈاکٹر صاحب لیکچر اور مطالعہ کراتے تھے۔ آخری روز زیارت کا ایک روزہ پکنک کا پروگرام بنا جو دراصل ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب کے پرزور اور محبت آمیز اصرار کا نتیجہ تھا۔

● کراچی، دسمبر ۱۹۷۸ء

شہر کے مرکزی علاقہ میں مدینہ مسجد میں ۲۳ تا ۳۰ دسمبر یہ آٹھ روزہ تربیت گاہ منعقد ہوئی۔ لاہور سے بھی چند رفقاء شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اس تربیت گاہ میں سورۃ توبہ کا مکمل درس دیا جسے لوگ نہایت ذوق و شوق سے سننے کے لئے پابندی سے شریک ہوتے رہے۔ اسی تربیت گاہ میں حیدر آباد (سندھ) کے معروف عالم دین اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ حیدر آباد کے ناظم و مہتمم مولانا سید وصی مظہر صاحب ندوی نے چھ روز تک عصر تا مغرب درس حدیث دیا۔

● راولپنڈی، اگست ۱۹۷۶ء

ایک آٹھ روزہ تربیت گاہ (۱۸ اگست تا ۱۵ اگست) راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان مری روڈ پر واقع انجمن فیض الاسلام کے یتیم خانہ کی عمارت میں منعقد کی گئی جو دارالشفقت کے نام سے موسوم ہے۔ یہ تربیت گاہ توقع سے کہیں زیادہ کامیاب رہی۔ اس کے انعقاد میں خالص خدائی تائید و نصرت کارفرما اور اُس کا خصوصی فضل شامل حال رہا ورنہ ظاہری اسباب انتہائی ناسازگار تھے۔ ملک بھر میں بارشوں کا زبردست طوفان بپا تھا۔ سیلاب کی وجہ سے ریل اور سڑک کے اکثر راستے مسدود ہو گئے تھے اور جو کھلے تھے وہ انتہائی مخدوش تھے۔ اس کے باوجود بھی راولپنڈی اور اسلام آباد کے سینکڑوں باسیوں کے علاوہ لاہور سے ۳۲، کراچی سے ۱۴، اور ساہیوال، شیخوپورہ، سرگودھا، گوجرانوالہ،

ہری پور ہزارہ اور آزاد کشمیر سے متعدد احباب شریک ہوئے۔ مقامی خواتین کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد پابندی سے شرکت کرتی رہی جن کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ عصر تا مغرب اور مغرب تا عشاء دو عمومی نشستوں میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ایک طرف اپنے مرتب کردہ قرآنی نصاب کے مطابق درسِ قرآن دیا تو دوسری جانب "حقیقت و اقسامِ شرک"، "حقیقتِ ایمان اور حقیقتِ نفاق" کے موضوعات پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ قیام اللیل کا بھی اجتماعی اہتمام کیا گیا جس میں آٹھ راتوں میں قاری عبدالقادر صاحب نے پورا قرآن کریم ختم کرایا۔ راولپنڈی کی اس تربیت گاہ سے جہاں شرکاء کے دینی ذوق کو جلا ملی وہاں ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ دارالحکومت میں دعوتِ قرآنی کا ایک حلقہ وجود میں آگیا۔

دسمبر ۷۶ء میں انجمن کے مرکزی دفاتر کے قرآن اکیڈمی میں منتقل ہونے کے بعد ہر سال پابندی سے مرکزی تربیت گاہ کا انعقاد قرآن اکیڈمی لاہور ہی میں ہوتا رہا۔ جو عموماً ہر سال اکتوبر یا نومبر کے مہینہ میں منعقد کی جاتی رہیں۔ ان تربیت گاہوں کا انعقاد تنظیم اسلامی اور انجمن کی مشترکہ مساعی سے کیا جاتا رہا اور اس میں تنظیم اسلامی اور انجمن کے جملہ وابستگان شرکت کرتے رہے۔ مربی کی حیثیت سے اکثر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہی فرائض انجام دیتے رہے۔ کبھی کبھار کسی تربیت گاہ میں رئیس بلدیہ حیدرآباد (سندھ) مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب کو بھی دعوت دی گئی۔ ان تربیت گاہوں میں جہاں پاکستان کے مختلف علاقوں کے تنظیم اسلامی اور انجمن کے وابستگان کو مل بیٹھنے اور باہمی تعارف اور تبادلۂ خیال کا موقعہ ملتا تھا وہاں صدر مؤسس انجمن اور امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے قرآن حکیم اور حدیث نبوی کے دروس سے استفادہ اور زندگی کے مختلف مسائل میں قرآن و سنت کی روشنی میں موصوف کا نقطۂ نگاہ جاننے کا موقعہ بھی نصیب ہو جاتا تھا۔ طوالت مانع ہے ورنہ ان کی تفصیلات بھی ہدیۂ قارئین کی جاتیں۔

******

قرآن اکیڈمی

"اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام" نامی کتابچے میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اُمّت مسلمہ کے موجودہ زوال و انحطاط کے اصل سبب اور اس کے ازالہ کے ضمن میں اپنی تشخیص و تجویز پیش کرنے کے بعد "عملی اقدامات" کے عنوان کے تحت تحریر کیا تھا۔

"متذکرہ بالا علمی تحریک کے اجراء کے لیے فوری طور پر دو چیزیں لازمی ہیں۔ ایک یہ کہ عمومی دعوت و تبلیغ کا ایک ایسا ادارہ قائم ہو جو ایک طرف تو عوام کو تجدید ایمان اور اصلاحِ اعمال کی دعوت دے اور جو لوگ اس کی جانب متوجہ ہوں ان کی ذہنی و فکری اور اخلاقی و عملی تربیت کا بندوبست کرے اور ساتھ ہی اس علمی کام کی اہمیت ان لوگوں پر واضح کرے جو خلوص اور دردمندی کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے آرزومند ہیں اور دوسری طرف ایسے ذہین نوجوان تلاش کرے جو پیشِ نظر علمی کام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کو تیار ہوں"

"دوسرے یہ کہ ایک قرآنی اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جائے ـــــــ جو ایک طرف علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا بندوبست کرے تاکہ قرآن کا نور عام ہو اور اس کی عظمت لوگوں پر آشکارا ہو اور دوسری طرف ایسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرے جو بیک وقت علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اور قرآن کے علم و حکمت سے بھی براہ راست آگاہ ہوں تاکہ متذکرہ بالا علمی کاموں کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔

"علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا اہم ترین نتیجہ یہ نکلے گا کہ عام لوگوں کی توجہات قرآن حکیم کی طرف مرکوز ہوں گی، ذہنوں پر اس کی عظمت کا نقش قائم ہوگا۔ دلوں میں اس کی محبت جاگزیں ہوگی اور اس کی جانب ایک عام التفات

پیدا ہو گا نتیجۃً بہت سے ذہین اور اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والے نوجوان تین میں سے متعارف ہوں گے اور کوئی وجہ نہیں کہ ان میں سے ایک اچھی بھلی تعداد ایسے نوجوانوں کی نہ نکل آئے جو اس کی قدر و قیمت سے اس درجہ آگاہ ہو جائیں کہ پوری زندگی کو اس کے علم و حکمت کی تحصیل اور نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دیں ـــــــ ایسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اس اکیڈمی کا اصل کام ہو گا، اور اس کے لیے ضروری ہو گا کہ ان کو پختہ بنیادوں پر عربی کی تعلیم دی جائے یہاں تک کہ ان میں زبان کا گہرا فہم اور اس کے ادب کا ستھرا ذوق پیدا ہو جائے پھر انہیں پورا قرآن حکیم سبقاً سبقاً پڑھایا جائے، اور ساتھ ہی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم دی جائے ـــــــ پھر ان میں سے جو لوگ فلسفہ و الٰہیات کا ذوق رکھنے والے ہوں گے۔ ان کے لیے ممکن ہو گا کہ وہ قرآن حکیم کی روشنی میں جدید فلسفیانہ رجحانات پر مدلل تنقید کریں۔ اور جدید علم الکلام کی بنیاد رکھیں اور جو عمرانیات کے مختلف شعبوں کا ذوق رکھنے والے ہوں گے ان کے لیے ممکن ہو گا کہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں کے لیے اسلام کی رہنمائی و ہدایت کو اعلیٰ علمی سطح پر پیش کر سکیں۔"

انجمن کے باقاعدہ قیام سے پہلے ایک صاحبِ خیر نے چھ کنال پر مشتمل ایک قطعۂ زمین واقع بلاک "بی" ماڈل ٹاؤن لاہور "قرآن اکیڈمی" کے لیے پیش کر دیا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کا ابتدا ہی سے خیال تھا کہ مجوزہ قرآن اکیڈمی پنجاب یونیورسٹی کے نئے کیمپس کے گرد و نواح میں ہونی چاہیے تاکہ نوجوان نسل کے ساتھ ایک قریبی رابطہ رکھا جا سکے چنانچہ کافی وقت اس تگ و دو میں صرف ہو گیا کہ کوئی قطعۂ زمین کیمپس سے بالکل ملحق مل جائے اور جب اس میں ناکامی ہوئی تو بالآخر ماڈل ٹاؤن ہی کے "کے" بلاک میں پلاٹ نمبر ۳۶ تقریباً ایک لاکھ روپے میں خرید لیا گیا جو یونیورسٹی کے ہاسٹلوں سے چھواڑے سے صرف نصف میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد کچھ مزید وقت موہوبہ قطعۂ زمین کے انجمن کے نام باقاعدہ انتقال اور پھر اس کی فروخت میں صرف ہو گیا۔

۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو قرآن اکیڈمی کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

اس موقع پر دیگر حضرات کے علاوہ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب بھی موجود تھے جنہوں نے ان مقاصد میں کامیابی کی دعا فرمائی جن کے لیے اکیڈمی کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ سنگ بنیاد رکھے جانے کے فوراً بعد تعمیر کا کام نہایت تیزی سے شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ دسمبر ۷۷ء میں انجمن کے مرکزی دفاتر سمن آباد لاہور کی کرایہ کی عمارت سے قرآن اکیڈمی میں منتقل ہو گئے۔

۳۱ دسمبر ۸۲ء تک قرآن اکیڈمی کی عمارات کی تعمیر پر بیس لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ ہو چکی ہے۔ پلاٹ کی رقم اس کے علاوہ ہے جو تقریباً ایک لاکھ روپے میں خریدا گیا تھا۔

چھ کنال پر مشتمل پلاٹ پر اس وقت تک جو تعمیرات مکمل ہو چکی ہیں وہ درج ذیل ہیں

(۱) رہائشی بلاک جو آٹھ کوارٹروں پر مشتمل ہے۔ چار کوارٹر پہلی منزل پر ہیں اور چار کوارٹر دوسری منزل پر۔ ہر کوارٹر میں تین کمرے، اسٹور، باورچی خانہ، غسل خانہ اور کمروں کے درمیان صحن ہے۔ پہلی منزل کے کوارٹروں کے پیچھے صحن ہے اور بالائی منزل پر چھت پر جانے کیلئے سیڑھیاں مہیا کر دی گئی ہیں۔ اور چھت پر ایک برساتی تعمیر کرا دی گئی ہے۔ ہر کوارٹر میں پانی گیس اور بجلی کی سہولت موجود ہے۔ رہائشی بلاک کے ساتھ ہی دو گیراج ہیں۔

(۲) نچلے درجے کے عملے کے لیے تین سنگل روم کوارٹر تعمیر کیے گئے ہیں اور ہر ایک میں ایک کمرہ، ایک برآمدہ، ایک غسل خانہ اور صحن موجود ہے۔ ان کوارٹروں میں بھی پانی بجلی اور گیس کی سہولت موجود ہے۔

(۳) قرآن اکیڈمی کے طلباء کے لیے تین منزلہ ہاسٹل تعمیر کیا گیا ہے جسے دار المقامہ کا نام دیا گیا ہے۔ ہر منزل میں پانچ کیوبیکل اور تین ڈارمیٹریاں ہیں۔ ہاسٹل پر مزید تین منزلیں تعمیر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

(۴) تدریس کے لیے دو کلاس روم (ہر ایک ۳۰ × ۲۰) اور ایک ہال (۲۵ × ۴۰) تہہ خانہ میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ ایک کلاس روم میں اب مکتبہ میثاق اور حکمت قرآن کے دفاتر آ گئے ہیں۔ تین مزید کلاس روم خواتین ہال کے اوپر کی چھت پر تعمیر کیے جا چکے ہیں۔

(۵) تہہ خانے کے اوپر ایک مسجد ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ جسے جامع قرآن کا نام دیا گیا ہے۔ مسجد ہال کے اطراف میں دائیں اور بائیں جانب خواتین کے لیے ہال اور ایک اسٹیج کی تعمیر کی گئی ہے اسٹیج

کے نیچے تین گیراج ہیں۔ دو گیراج کی جگہ میں "قرآن اکیڈمی ڈاکخانہ" قائم ہے۔ مسجد کے آگے صحن ہے اور صحن کے دائیں جانب وضو کرنے کی جگہ اور چار طہارت خانے اور غسل خانے ہیں۔ خواتین کے لیے اپنے ہال تک پہنچنے کیلئے الگ گذرگاہ بنائی گئی ہے اور وضو کرنے کی جگہ اور دو طہارت خانے مہیا کئے گئے ہیں۔

(۶) ہاسٹل کے طلباء کے لیے ایک باورچی خانہ اور متعدد غسل خانے اور طہارت خانے الگ الگ تعمیر کئے گئے ہیں۔

(۷) قرآن اکیڈمی میں داخل ہوتے ہی بیرونی جانب ایک علیحدہ ایڈمنسٹریٹو (انتظامی) بلاک تین کمروں پر مشتمل تعمیر کیا گیا ہے۔

مسجد جامع القرآن کے بالائی ہال کی تعمیر کا کام ابھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہا تو نہ صرف بالائی ہال بلکہ جامع القرآن کے شایانِ شان مینار بھی جلد تعمیر کر لیا جائے گا۔ چھ کنال پر ان عمارتوں کی تعمیر اور چپہ چپہ استعمال کرنے کے باوجود قرآن اکیڈمی کی سرگرمیوں کے لیے ابھی سے تنگیٔ داماں کی سی کیفیت نظر آتی ہے۔ چنانچہ مستقبل کے منصوبوں کے پیش نظر لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو اُن کے ایک اشتہار کے حوالہ سے ماڈل ٹاون یا گارڈن ٹاون میں ایک پلاٹ کے لیے درخواست دی ہے اور اس سلسلہ کی ابتدائی رقم یعنی پونے تین لاکھ روپے جمع کرا دی گئی ہے۔ ایل۔ ڈی۔ اے نے ابھی تک الاٹمنٹ کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ ہمارا نام اُن کی فہرست میں موجود ہے اور اُمید ہے کہ ان شاء اللہ ہمیں پلاٹ مل جائے گا۔

جہاں تک قرآن اکیڈمی میں علمی و تدریسی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ انجمن کے اغراض و مقاصد کی آخری اور اہم شق ایک ایسی قرآن اکیڈمی کے قیام پر مشتمل ہے جو قرآن مجید کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے کیونکہ کسی بھی علمی تحریک کی کامیابی کے لیے ایسے ادارے کا وجود ضروری ہے جو اس علمی تحریک کے مقاصد کی آبیاری کر سکے یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں قرآنی علوم و معارف کو عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے افراد نے ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم کی بھی شدید خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ان کی ذہنی سطح کے مطابق قرآن حکیم کے علم و حکمت

کا درس دیا جائے۔ اپنے ایک عقیدت مند چوہدری نیاز علی مرحوم کے سامنے جب علامہ نے اپنی اس آرزو کا ذکر بار بار کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس مقصد کے لیے وہ نہ صرف یہ کہ کچھ زمین وقف کرنے کو تیار ہیں بلکہ تعمیر کا سارا بار بھی خود برداشت کریں گے، چنانچہ یہی سکیم تھی جس کے پیش نظر مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ میں سرنا ریلوے اسٹیشن سے متصل "دارالسلام" کی تعمیر عمل میں آئی۔ علامہ مرحوم نے ایک خط عالم اسلام کی قدیم وعظیم ترین درسگاہ الازہر کے ریکٹر کو لکھا کہ ہمیں ایک ایسا عالم دین فراہم کیجیے جو جدید فکر سے آگاہ ہو اور جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو انگریزی زبان میں وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر قرآن حکیم کا درس دے سکے لیکن افسوس کہ وہاں سے معذرت موصول ہو گئی کہ ان کے پاس مطلوبہ معیار کا کوئی عالم دین موجود نہیں اور اس طرح اسکیم پر عمل کا آغاز نہ ہو پایا۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صدر موسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کو علامہ اقبال مرحوم کے ساتھ جو نسبت معنوی حاصل ہے اس کا بیان تحصیل حاصل ہوگا۔ یہاں صرف اس قدر عرض کر دینا مناسب ہے کہ قرآن اکیڈمی کا منصوبہ موصوف نے جون ۱۹۶۷ء میں ماہنامہ میثاق کے ادارتی صفحات میں شائع کیا تھا اور جو تیرہ سال کی محنت ومشقت اور اللہ کے فضل وکرم سے اب عالم واقعہ میں نمودار ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا نقشہ کار بعینہ وہی ہے جو علامہ اقبال مرحوم کے پیش نظر تھا اور اگر اس کے ذریعے دین کی کوئی بھی چھوٹی بڑی خدمت ہو سکی تو یہ دراصل علامہ مرحوم ہی کا فیض معنوی ہوگا۔

قرآن اکیڈمی کے پہلے مرحلہ میں دارالمقامہ کی تعمیر کے بعد مقامی کالجوں اور یونیورسٹی کے ان طلباء کو رہائش کی پیشکش کی گئی جو اپنے اوقات میں سے دو گھنٹہ روزانہ قرآن اکیڈمی کے درس و تدریس کے پروگراموں میں شرکت کے لیے وقف کرنے کو تیار ہوں الحمد للہ کہ طلباء نے اس اسکیم سے فائدہ اٹھایا اور اب بھی کالجوں اور یونیورسٹی کے متعدد طلباء یہاں پر رہائش پذیر ہیں۔

معہد ثانوی :-

اپریل ۱۹۸۰ء میں انجمن کی طرف سے ایک نئی تعلیمی اسکیم کے تحت مڈل پاس یا اس کے مساوی تعلیم کے حامل طلباء سے قرآن اکیڈمی میں ایک اقامتی درسگاہ کے آغاز کا اعلان کیا گیا اس سکیم کے مطابق طلباء کو اصلاً دو زبانیں پختہ طور پر پڑھائی جانے کا اہتمام تھا۔ یعنی عربی اور انگریزی

اوران کے علاوہ میٹرک کے لازمی مضامین یعنی اسلامیات اُردو اور مطالعۂ پاکستان اور اختیاری مضامین میں سے جنرل سائنس اور جنرل ریاضی لازمی طور پر اور اسلامیات اور شہریت میں سے کوئی ایک مضمون پڑھایا جانا شامل تھا اور اگلے سال ادیب عربی کا امتحان دلوایا جانا تھا مقصد یہ تھا کہ ایک اضافی سال کے صرف سے دینی و دنیاوی دونوں میدانوں میں اعلیٰ تعلیم کا راستہ کھل جائے گا اور اگر اللہ کو منظور ہوا تو اس اسکیم کو آگے بڑھا کر ایک جانب بی، اے اور دوسرے جانب فاضل عربی کے امتحانات دلوادئے جائیں گے۔ساتھ ہی اس درسگاہ کے طلباء کی دینی و اخلاقی تربیت کا بھرپور اہتمام اسکیم کا جزو لاینفک تھا تاکہ طلباء میں نہ صرف صحیح اسلامی اخلاق پیدا ہوں بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ کی سعی کا جذبہ اور حصول مرتبہ شہادت کا شوق پیدا ہو اور ان ہی میں سے ایک طرف اعلیٰ معیار کے محقّق اور مصنفین پیدا ہو سکیں تو دوسری طرف دعوت اسلامی کو مخلص کارکن مہیّا ہو جائیں۔

اس اسکیم کے تحت سولہ طلباء نے درخواستیں دیں۔چونکہ یہ تعداد بہت کم تھی اس لیے بغیر امتحان لیے سب کو داخل کر لیا گیا اور ۱۵ مئی ۸۰ء سے مجوزّہ درسگاہ کا آغاز کر دیا گیا۔لیکن چونکہ ان میں سے اکثر کا تعلیمی معیار بہت پست تھا اس لیے کچھ تو درسگاہ کو خود چھوڑ گئے اور کچھ سے بعد میں معذرت کرنا پڑی۔ دوسرے سال یعنی ۸۱ء میں باوجود اخبارات کے اشتہارات اور ہینڈبلوں کے بڑی تعداد میں تقسیم کے نئی کلاس کے لیے مطلوبہ تعداد میں لڑکے دستیاب نہیں ہو سکے اس لئے ہمیں افسوس کے ساتھ مجبوراً یہ منصوبہ ترک کرنا پڑا اور پچھلے سال کا جو گروپ دسویں کلاس میں آگیا تھا۔اُس پر پُوری توجّہ مرکوز کر کے ۸۲ء میں میٹرک کا امتحان دِلا کر فارغ کر دیا گیا ہمیں خوشی ہے کہ معہد ثانوی کے اِن طلباء نے میٹرک کا امتحان امتیازی نشانات سے پاس کیا۔

رفاقت اسکیم:۔

۱۶ اکتوبر ۸۱ء کو مجلس منتظمہ نے اپنے ہنگامی اجلاس میں ایک نئی اسکیم یعنی قرآن اکیڈمی کی رفاقت (فیلوشپ) اسکیم منظور کی۔جس کی تفصیلات ماہنامہ "میثاق" کے اکتوبر و نومبر ۸۱ء کے مشترکہ شمارہ میں شائع کی جا چکی ہیں۔ اس اسکیم کے تحت ایسے پوسٹ گریجویٹ نوجوان

مطلوب ہیں جو اپنی جملہ توانائیاں اور کُل صلاحیتیں انجمن اور اکیڈمی کے لیے وقف کر دیں۔ اور انجمن اور اکیڈمی کے مقاصد کی تحصیل و تکمیل کے لیے جن کے ضمن میں بعض اشارات مدرسہ کے کتابچہ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام" میں درج کیے جاچکے ہیں تعلیم و تدریس تصنیف و تالیف، دعوت و تبلیغ حتیٰ کہ تنظیمی و انتظامی نوعیت کے جو فرائض بھی انہیں تفویض کیے جائیں انہیں بدل و جان انجام دینے کی ہر امکانی سعی کو بروئے کار لائیں اور اس ضمن میں کسی بھی کام سے دریغ نہ کریں۔ چونکہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب انجمن کے تاحیات صدر ہیں اس لئے اس اسکیم کے تحت صرف ایسے نوجوانوں کا اشتراک عمل ہی مفید رہ سکتا ہے جو موصوف کی فکر سے فی الجملہ اتفاق رکھتے ہوں۔ اسکیم کے تحت ایسے نوجوانوں کو آغاز میں یونیورسٹی لیکچرار کے گریڈ یعنی فی الوقت گریڈ نمبر ۱۷ میں مشاہرہ اور دیگر مراعات یعنی رہائش یا کرایہ مکان اور دیگر الاؤنس دینے کے بعد وقتاً فوقتاً جو اضافے اس ضمن میں سرکاری طور پر ہوتے رہیں گے وُہ انجمن بھی کرتی رہے گی اور مناسب وقفوں پر ترقی کے جو امکانات سرکاری اداروں میں ہوں گے ان کا سلسلہ اکیڈمی میں بھی قائم رکھا جائے گا۔

اِس اسکیم کا آغاز یکم جنوری ۸۲ء سے ہوا۔ آغاز میں چھ نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بعد میں ایک نوجوان چھوڑ کر چلے گئے۔ الحمد للہ کہ پانچ نوجوان پُوری دلجمعی اور استقامت کے ساتھ اس میں شریک ہیں۔ اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اِن پانچ نوجوانوں میں دو تو صدر موسسّس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے صاحبزادگان ہیں۔ جن میں سے ایک نے ایم۔ بی بی۔ ایس ابھی ۸۱ء ہی میں کیا ہے۔ دوسرے نے بھی ۸۱ء میں فلسفہ میں ایم۔ اے (فرسٹ ڈویژن) کیا ہے۔ ایک صاحب ڈینٹل سرجن (B.D.S) ہیں جو پچھلے چند سال سے فیصل آباد میں پریکٹس کر رہے تھے اور اپنی چلتی ہوئی پریکٹس کی بساط لپیٹ کر اکیڈمی کی رفاقت اسکیم میں شامل ہو گئے۔ دو نوجوان ایم۔ ایس۔ سی ہیں۔ جن میں سے ایک صاحب ایک سرکاری اسکول میں استاد کے طور پر کام کر رہے تھے اور دوسرے جنہوں نے ۸۱ء میں ایم ایس۔ سی (حیاتیات) میں پنجاب یونیورسٹی میں Top کیا تھا۔ اور ایک کالج میں استاد کے طور پر تقرر ہو گیا تھا۔ دونوں نے سرکاری ملازمت کو خیرباد کہہ کر اپنے آپکو رفاقت اسکیم کے لیے پیش

کر دیا۔ پانچ نوجوانوں کے اس گروپ کو ایک سال ہو گیا ہے اور ہمیں اس سے بہت سی نیک توقعات وابستہ ہیں اُمید ہے کہ انشاءاللہ اس سال ایک دوسرا گروپ میسّر آ جائے گا۔

ابتداء میں اس گروپ کو پروفیسر حافظ احمد یار صاحب علّامہ غلام شبیر بخاری صاحب اور مولانا الطاف الرحمٰن صاحب تعلیم دے رہے تھے۔ لیکن اب خاصے عرصہ سے صرف مولانا الطاف الرحمٰن صاحب ہی بطور معلّم فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس ایک سال میں رفاقت اسکیم پر تیراسی ہزار ۸۳,۰۰۰/= روپے سے زائد رقم خرچ ہوئی۔

مسجد جامع القرآن

مسجد کا ہال جب تک تعمیر نہیں ہوا تھا۔ باجماعت نمازیں تہہ خانہ کے ہال ہی میں ادا کی جاتی تھیں۔ قرآن اکیڈمی کے اجتماعات بھی اسی چھوٹے ہال میں منعقد کیے جاتے تھے۔ چنانچہ ایک بار مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے اپنے دورہ پاکستان کے موقعہ پر قرآن اکیڈمی کو بھی زینت بخشی اور تہہ خانہ کے اس چھوٹے ہال میں خطاب فرمایا۔ ۱۹۸۰ء میں مسجد کا وسیع ہال تعمیر ہو گیا۔ اور نمازیں اسی ہال میں ادا کی جانے لگیں۔ البتہ جمعہ کی نماز کا اہتمام مارچ ۱۹۸۱ء سے شروع کیا گیا جامع القرآن میں پہلا جمعہ مولانا عبدالغفار حسن صاحب نے ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء کو پڑھایا جو اس مقصد سے فیصل آباد سے تشریف لائے تھے۔ قبل ازیں صدر مؤسّس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے درس قرآن حکیم دیا۔ حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ چنانچہ اُس وقت ہی یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ صدر مؤسّس نمازِ جمعہ بدستور مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں پڑھاتے رہیں اس لیے کہ اگر موصوف نے یہاں جمعہ پڑھایا تو حاضرین کے لیے گنجائش نہیں ہو گی جب تک کہ بالائی ہال کی تعمیر نہ ہو جائے چنانچہ صدر مؤسّس صاحب جمعہ کی نماز مسجد دارالسلام میں پڑھاتے ہیں اور مسجد جامع القرآن میں نمازِ جمعہ انجمن سے متعلق مختلف حضرات پڑھاتے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تک صدر مؤسّس کے صاحبزادہ حافظ عاکف سعید صاحب پڑھاتے تھے اور اب مستقل طور پر جناب عبدالرزاق صاحب یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسجد کا بالائی ہال فوری طور پر تعمیر ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ہم وابستگانِ انجمن سے تعاون کی اپیل کرتے ہیں۔

مکتبہ

اوائل ۱۹۶۶ء میں جب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مستقل طور پر لاہور منتقل ہو گئے تو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ آپ نے ایک اشاعتی ادارہ "دار الاشاعت الاسلامیہ" قائم کیا۔ چونکہ اُس وقت کوئی اجتماعی شکل موجود نہ تھی اس لیے یہ ادارہ ڈاکٹر صاحب کا ذاتی ادارہ تھا۔ جس کے تحت "تدبر قرآن" جلد اوّل اور جلد دوم، "مبادی تدبر قرآن" ——— "دعوت دین اور اُس کا طریق کار" اور چند دیگر کتب اور کتابچے شائع کیے گئے۔ لیکن جب اللہ کے فضل و کرم سے ایک اجتماعی ادارہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے نام سے وجود میں آگیا تو اس کے تحت ایک مکتبہ کا قیام بھی عمل میں آیا۔ جس نے دار الاشاعت اسلامیہ کی جگہ لے لی۔ مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے نہ صرف وہ تمام کُتب شائع کیں جو اس سے قبل "دار الاشاعت اسلامیہ" شائع کر رہا تھا بلکہ اس کا اشاعتی پروگرام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا یکمشت ادائیگی کی بنیاد پر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کی تفسیر تدبر قرآن کی چند جلدوں اور ان کی دیگر تصنیفات نیز امام حمید الدین فراہیؒ کی مجموعہ تفاسیر اور ان کی تصانیف کے ترجموں کے حقوق طباعت بھی حاصل کر لیے گئے مکتبہ نے طباعت اور اشاعت کا اعلیٰ معیار پیش کر کے ہر حلقہ سے خراج تحسین وصول کیا ——— سال ۱۹۸۱ اور ۱۹۸۲ میں صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کُتب کے ایڈیشن بار بار شائع کرنے پڑے اور یہ ایڈیشن جو پہلے دو تین ہزار کی تعداد میں شائع کیے جاتے تھے اب گیارہ گیارہ ہزار کی تعداد میں شائع کیے گئے۔ اسی لحاظ سے مکتبہ کی فروخت میں بھی الحمد للہ بہت اضافہ ہوا۔ ۱۹۸۰ میں کُل فروخت تقریباً /-۷۵,۰۰۰ کی ہوئی تھی۔ جب کہ ۱۹۸۱ء میں بڑھ کر تقریباً /-۱۲۸,۰۰۰ روپے اور ۱۹۸۲ء میں تقریباً ڈھائی لاکھ روپے کی ہو گئی ——— یعنی دو ۲ سالوں کی فروخت تقریباً پچھلے آٹھ سالوں (۱۹۷۳ سے ۱۹۸۰) کی فروخت کے برابر ہوتی ہے۔ اس کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ ۱۹۷۳ سے ۱۹۸۰ تک کی فروخت میں زیادہ رقم مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی کُتب خصوصاً تفسیر تدبر قرآن کی فروخت کی شامل ہے جب کہ ۱۹۸۱ اور ۱۹۸۲ کے سالوں کی فروخت زیادہ

نز ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے چھوٹے چھوٹے کتابچوں پر مشتمل ہے کیونکہ ۱۹۸۲ء میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کی کُتب کی اشاعت کے حقوق مکتبہ انجمن نے مولانا موصوف کی خواہش پر انہیں واپس کر دیے تھے۔

مکتبہ انجمن نے اب تک صدر موسسّس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی اٹھارہ کُتب شائع کی ہیں جن میں ایک عربی ترجمہ اور پانچ انگریزی تراجم بھی شامل ہیں۔ ۳۱ دسمبر ۸۲ء تک یہ تمام کُتب تقریباً ڈھائی لاکھ کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں

واضح رہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب کی کُتب کی وُہ تعداد ہے جو مکتبہ انجمن نے شائع کی ہیں۔ اِن کے علاوہ موصوف کی کئی کُتب مثلاً (۱) مطالبات دین (۲) سرافگندیم (۳) اسلام اور پاکستان (۴) تنظیم اسلامی کی دعوت اور چند دیگر پمفلٹ ہیں جو مکتبہ تنظیم اسلامی نے شائع کیے ہیں اور اس گوشوارہ میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بھی اب تک ۳۰،۰۰۰ سے زائد کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔ انہیں شامل کر کے صدر موسسّس کی اب تک دو لاکھ اسی ہزار سے زائد کی تعداد میں کتب پھیل چکی ہیں۔

میثاق

ماہنامہ "میثاق"، کا اجراء جب جون ۱۹۵۹ء میں ہوا۔ تو مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اس کے مدیر بھی تھے اور عرف عام کے مطابق مالک بھی۔ شروع میں اس کی اشاعت باقاعدہ رہی، پھر بے قاعدہ ہوئی، تا آنکہ اس نے ہچکولے کھانے شروع کیے اور بالآخر دم توڑ دیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب جب لاہور منتقل ہوئے اور دعوتِ قرآنی کا کام شروع کیا تو دعوت کی تشہیر و اشاعت کے لیے ایک جریدہ کا ڈکلریشن "الرسالہ" کے نام سے حاصل کیا۔ لیکن مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے یہ فرمانے پر کہ نیا رسالہ نکالنے کی بجائے بہتر ہے کہ "میثاق" ہی کو زندہ رکھو، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنی ادارت اور ملکیت میں جولائی ۱۹۶۶ء سے "میثاق" نکالنا شروع کر دیا۔ جو ڈاکٹر صاحب کے ذاتی ادارہ "دارالاشاعت الاسلامیہ" کے تحت شائع ہوتا تھا۔ ۱۹۷۲ء

بن جب مرکزی انجمن خدام القرآن کا قیام عمل میں آیا تو ڈاکٹر صاحب نے میثاق کو بھی انجمن کی تحویل میں دے دیا اور جنوری ۷۳ء سے مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے تحت میثاق، انجمن کے آرگن کی حیثیت سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔

جوری ۷۶ء سے اکتوبر ۸۰ء کے درمیانی عرصہ میں بعض دعوتی ضروریات کی بناء پر اسے تنظیم اسلامی کی تحویل میں دیدیا گیا اور اسے مکتبہ تنظیم اسلامی شائع کرتا رہا۔ لیکن نومبر ۸۰ء سے دوبارہ انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونا شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ اپریل ۸۲ء تک جاری رہا یہاں تک کہ مئی ۸۲ء سے مستقل طور پر "میثاق" کو تنظیم اسلامی کی تحویل میں دیدیا گیا اور ماہنامہ "حکمتِ قرآن" انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونا شروع ہوا اور انجمن کا ترجمان قرار پایا۔

حکمتِ قرآن

ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم و مغفور نے لاہور سے "حکمتِ قرآن" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا تھا جو آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب رفیع الدین صاحب کے انتقال کے بعد ایک عرصہ سے یہ ماہنامہ بند پڑا ہوا تھا۔ صدر مؤسس نے کانگریس کے ارباب اختیار سے اسے دوبارہ شائع کرنے کے لیے کہا اور یہ پیشکش بھی فرمائی کہ اگر کسی وجہ سے کانگریس اس کو شائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اسے بخوشی شائع کرنے پر تیار ہے۔ کانگریس نے ڈاکٹر صاحب کی اس پیش کش کو قبول فرما لیا چنانچہ ڈکلریشن کی تبدیلی کے لیے متعلقہ محکمہ کو درخواست دیدی گئی۔ مہینوں کی کاروائی کے بعد ڈکلریشن کی تبدیلی عمل میں آئی۔ انجمن کی مجلس منتظمہ اسے انجمن کی جانب سے شائع کرنے کی منظوری پہلے ہی دے چکی تھی۔ چنانچہ مئی ۸۲ء سے انجمن کے ترجمان کی حیثیت سے ماہنامہ "حکمتِ قرآن" منظر عام پر آیا اور ماہنامہ "میثاق" نے تنظیم اسلامی کے آرگن کی حیثیت اختیار کر لی۔

مئی تا دسمبر ۸۲ء میں یعنی آٹھ ماہ میں "حکمتِ قرآن" کے دو دو ماہ پر مشتمل چار شمارے شائع ہوئے۔ جولائی راگست ۸۲ء کی اشاعت دراصل صدر مؤسس کے مضمون "دعوت

رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر" پر مشتمل تھی۔ جب کہ بقیہ تین شماروں میں اکثر وہ مضامین شامل اشاعت تھے جو انجمن کے زیر اہتمام قرآنی محاضرات میں پیش کیے گئے تھے۔ دسمبر ۸۲ء تک اس کی ماہانہ اشاعت ڈیڑھ ہزار تھی۔ اُمید ہے کہ ان شاء اللہ جلد ہی اس کی اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ صوری و معنوی یعنی ظاہری گیٹ اپ اور مضامین دونوں اعتبارات سے رسالہ معیاری ہے۔ اور اہلِ علم کی جانب سے اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوئی ہے۔ جس کے لیے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ذیلی انجمنیں

انجمن کے قواعد و ضوابط کی دفعہ نمبر ۵ کے تحت دوسرے شہروں میں بھی انہی اغراض و مقاصد کے لیے انجمنوں کا قیام ہو سکتا ہے۔ جو مرکزی انجمن کے مقاصد ہیں۔ یہ انجمنیں مقاصد کے اعتبار سے مرکزی انجمن سے منسلک ہوتی ہیں۔ لیکن انتظامی اور مالی اُمور میں بالکل آزاد ہوتی ہیں۔ نہ اُن کے حسابات وغیرہ کی ذمہ داری مرکزی انجمن پر ہوتی ہے اور نہ مرکزی انجمن کی اُن پر۔ البتہ ایسی انجمنیں اپنی سالانہ آمدنی کا دسواں حصہ مرکزی انجمن کو منتقل کرتی ہیں۔

پاکستان میں اس طرح کی ذیلی انجمنیں دو شہروں میں قائم ہوئیں۔ ایک تو سکھر میں اور دوسری راولپنڈی / اسلام آباد میں

سکھر کی انجمن کو قائم ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن اس کی کوئی سرگرمی سامنے نہیں آئی۔ جہاں تک اسلام آباد / راولپنڈی کی انجمن کا تعلق ہے اس کا ORGANISATIONAL WORK کبھی بھی قابلِ اطمینان نہیں رہا۔ اس کے تنظیمی ڈھانچہ کو بہتر بنانے کی بار بار کوشش کی جاتی رہی لیکن ابھی تک اطمینان بخش صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اب اسے کچھ نوجوان مل گئے ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ اس کا تنظیمی ڈھانچہ مضبوط ہو گا۔ یہ تو تھی بات تنظیمی ڈھانچہ کے غیر تسلی بخش ہونے کی لیکن جہاں تک حرکت کا تعلق ہے وہ پچھلے ایک سال سے اپنی زندگی کا ثبوت دیتی رہی ہے وہ اس طرح کہ دسمبر ۸۱ء سے صدر مؤسس ہر ماہ کے پہلے پیر کو راولپنڈی / اسلام آباد جاتے رہے ہیں اور وہاں کی انجمن کے زیر اہتمام کیونٹی سنٹر نزد آبپارہ

اسلام آباد میں اجتماعات میں درسِ قرآن یا خطاب کرتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد میں لوگوں کے سامنے انجمن کا نام تو بار بار آتا ہے وہ ہر ماہ ڈاکٹر صاحب کا درسِ قرآن یا خطاب سنتے ہیں لیکن بات پھر وہی ہے کہ جہاں تک انجمن کے فعال ہونے کا تعلق ہے وہ صورت ابھی تک موجود نہیں ہے۔ کوشش برابر کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کامیابی عطا کرنے والا ہے۔

سکھر اور راولپنڈی کے علاوہ دو ذیلی انجمنیں بیرون ملک یعنی شکاگو (امریکہ) اور ٹورنٹو (کناڈا) میں قائم ہیں۔

صدر موسس نے امریکہ و کناڈا کا دعوتی دورہ ۱۹۷۹ء ______ میں پہلی بار کیا۔ اُس وقت چند احباب کی خواہش پر ڈاکٹر صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے۔ لیکن یہ توقع نہیں تھی کہ اس دورہ سے وہاں پر آئندہ کے لیے کام کے نئے دروازے کھل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے اس دورہ کے بعد ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر صاحب کو دوبارہ وہاں کے دورہ کی دعوت ملی اور اب یہ دعوتی دورہ ہر سال کا ایک معمول بن چکا ہے ہر سال ٹورنٹو اور شکاگو میں کئی کئی روزہ قرآنی تربیت گاہوں کا انعقاد ہوتا ہے اور لوگ نہایت ذوق و شوق سے میلوں کا سفر کر کے اس میں شرکت کرتے ہیں۔ ۱۹۸۲ء کے دورہ میں شکاگو کی انجمن کی جانب سے شہر سے کوئی دو سو میل دور ایک پُر فضا مقام پر ہفت روزہ قرآنی تربیت گاہ کا انعقاد ہوا جو الحمدللہ بہت کامیاب رہی۔ اس سال شکاگو اور ٹورنٹو کے علاوہ صدر موسس نے لاس انجلیز، ہوسٹن اور نیو یارک کا بھی دعوتی دورہ کیا اور لاس انجلیز اور ہوسٹن میں کئی کئی روز تک پروگرام منعقد ہوتے رہے۔ گذشتہ چار سال کے ان دوروں میں جہاں ڈاکٹر صاحب نے ہند و پاک کے مسلمانوں کو درسِ قرآن دیا وہاں مقامی بلالی مسلمان (Black Muslims) سے بھی رابطہ قائم کیا اور اُن میں دعوت پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ایک سالانہ دورہ کے دوران مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (M.S.A) کے سالانہ کنونشن میں شرکت کی اور درسِ قرآن دیا۔ پاکستان میں تو ڈاکٹر صاحب اردو میں درس دیتے رہے ہیں لیکن ان بیرونی دوروں کی خاص بات یہ تھی کہ اردو کے علاوہ شستہ اور رواں انگریزی زبان میں بھی درسِ قرآن دیے گئے اور خطابات کئے گئے۔ وہاں کے

مسلمانوں نے اِن دروس اور خطابات کو وی سی آر (V.C.R) کے ذریعہ محفوظ کرلیا ہے۔ AUDIO اور VIDEO کیسٹ ہزاروں کی تعداد میں امریکہ و کناڈا کے طول و عرض میں پھیلائے گئے ہیں۔ اس طرح رجوع الی القرآن کی یہ دعوت امریکہ و کناڈا کے طول و عرض میں پھیلی ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی زیادہ آبادی امریکہ و کناڈا کے اِن دو شہروں یعنی شکاگو اور ٹورنٹو میں بستی ہے ہم اگر یہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ان حضرات میں شاید ہی کوئی شخص ہو جو صدر موسّس اور دعوت رجوع الی القرآن سے کسی نہ کسی درجہ میں متعارف نہ ہوا ہو۔

انجمن خدام القرآن شکاگو :-

اِس انجمن کی تاسیس صدر موسّس کے دوسرے سالانہ دورہ کے موقع پر جون ۸۰ء میں ہوئی تھی۔ انجمن نے انگریزی میں اپنا نام "SOCIETY OF THE SERVANTS OF AL-QURAN, GREATER SCHICAGO" رکھا ہے جس کا مخفف "SSQ" ہے۔ اِس کا MEMORANDUM اور ARTICLES OF ASSOCIATION انگریزی میں طبع شدہ ہیں۔ سولہ افراد اس کے موسّسین (FOUNDER MEMBERS) ہیں۔ جنہوں نے یکمشت ۵۰۰ ڈالر دیئے ہیں اور ہر ماہ ۱۰ ڈالر دیتے ہیں۔ دوسری کیٹگری ان کے ملی محسنین (PATRONS) کی ہے۔ جو یکمشت ۵۰۰ ڈالر اور ہر ماہ ۱۰ ڈالر دیتے ہیں تیسری کیٹگری عام ارکان کی ہے جو یکمشت کچھ نہیں دیتے لیکن ہر ماہ دس ڈالر ادا کرتے ہیں۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر خورشید اے۔ ملک صاحب اور سیکریٹری جناب احمد عبدالقدیر صاحب ہیں۔ چھ افراد پر مشتمل مجلس منتظمہ ہے جس کی ماہانہ میٹنگ ہر ماہ پابندی سے ہوتی ہے۔ کاروائی کے باقاعدہ (MINUTES) لکھے جاتے ہیں۔ حکومت سے اِس انجمن کی باقاعدہ رجسٹریشن بھی کرالی گئی ہے ۸۱ء اور ۸۲ء میں انجمن کے وابستگان کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوچکا ہے۔ انجمن نے اپنا ایک مکتبہ بھی قائم کیا ہے جس کے تحت پاکستان ٹیلی وژن پر صدر موسّس کے دروس قرآن پر مشتمل کتاب "الکتاب" کے نام سے شائع کی گئی۔ صدر موسّس کی انگریزی کتب کثیر تعداد میں پاکستان سے منگوا کر یہ مکتبہ فروخت کرتا ہے انجمن نے کیسٹوں کے لیے ایک علیٰحدہ شعبہ قائم کیا ہوا ہے۔ الحمدللہ کہ یہاں کی انجمن کو بعض فعّال کارکن ملے ہوئے ہیں، جو کیسٹوں

کی کاپیاں بنوا کر وسیع پیمانے پر پھیلا رہے ہیں۔ امریکہ و کناڈا میں ڈاکٹر صاحب کے دروس و خطابات کے کیسٹوں کے علاوہ پاکستان سے بھی کثیر تعداد میں کیسٹ منگوائے گئے ہیں جن کی کاپیاں کر کے بھی وسیع پیمانے پر پھیلائی جاتی رہی ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں شکاگو کی انجمن نے مُسلم کمیونٹی سنٹر شکاگو کی پُرانی عمارت لیز پر لے لی ہے۔ یہ عمارت جو شہر میں مرکزی جگہ پر ہے ایک وسیع ہال متعدد کمروں اور کار پارکنگ پر مشتمل ہے انجمن شکاگو کی تمام سرگرمیوں کا مرکز اب یہ عمارت ہو گئی ہے امید ہے صدر مؤسس کے آئندہ دورہ کے موقع پر تربیت گاہ ان شاء اللہ اس مرکز میں منعقد کی جائے گی۔

انجمن خدام القرآن ٹورنٹو :-

دو سال قبل یعنی ۱۹۸۰ء کے صدر مؤسس کے کناڈا کے دورہ کے موقع پر اس انجمن کا قیام عمل میں آیا تھا۔ لیکن بعض وجوہات سے یہ انجمن ابھی تک فعال نہیں ہو سکی۔ ۸۱ء اور ۸۲ء میں اس انجمن کی دعوت پر صدر مؤسس ٹورنٹو کا دورہ کر چکے ہیں اور وہاں کئی کئی روز تک درس قرآن کی مجالس کا انعقاد ہوا ہے جس کے خاصے اچھے اثرات مترتب ہوئے ہیں لیکن انجمن کا تنظیمی ڈھانچہ (ORGANISATIONAL SET-UP) ابھی تک پورے طور پر نہیں بن سکا ہے۔ ایک سال تو یہ ہوا کہ یہاں کی انجمن کے صدر صاحب ملک چھوڑ کر چلے گئے جس کی مرکز تک کو اطلاع نہیں ملی، جس کی وجہ سے کام نہ ہو سکا ۸۲ء میں صدر مؤسس نے اپنے دورہ کے موقعہ پر انجمن کے لیے نیا صدر نامزد فرمایا۔ ہماری دُعا ہے کہ یہاں کی انجمن کو بھی شکاگو کی طرح کچھ فعال کارکن مل جائیں اور دینی حرکت پیدا ہو۔

کتابچوں کی مُفت تقسیم :

انجمن کی جانب سے صدر مؤسس کے کتابچے طبع کرا کے مختلف موقعوں پر لوگوں میں تقسیم کیے جاتے رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے موقعہ پر "روزہ اور قرآن" سے متعلق رسول اکرمؐ کا خطبہ (جو رمضان کی آمد پر ارشاد فرمایا گیا) ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر لاہور اور کراچی میں تقسیم کیا گیا۔ یہ کتابچہ کئی سال تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح عید الاضحیٰ کے موقعہ پر صدر مؤسس کا

مضمون "حج اور عید الاضحیٰ اور ان کی اصل روح قرآن حکیم کے آئینہ میں" ہزاروں کی تعداد میں کتابچہ کی صورت میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا رہا۔ صدر موسّس کا ایک اور مضمون "انقلابِ نبوی کا اساسی منہاج" بھی چھپوا کر مفت تقسیم کیا گیا۔ ایک صاحب خیر کے تعاون سے مکتبہ انجمن کی جانب سے شائع کردہ کتب "دعوت الی اللہ" اور "راہِ نجات" دس دس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع منعقدہ رائے ونڈ میں حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" دو ہزار کی تعداد میں اور "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" ایک ہزار نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ مختلف اوقات میں ایسے دو ورقے بھی شائع کیے گئے جن میں قرآن حکیم کے دروس میں شرکت کی ترغیب دی گئی تھی

اخبارات میں مضامین :-

ابلاغ عامہ کا ایک اہم ذریعہ اخبارات ہیں۔ ان میں جو خبر شائع ہوتی ہے وہ ان کے لاکھوں قارئین تک پہنچتی ہے۔ اس ذریعہ ابلاغ سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی اور صدر موسّس کے اہم مضامین ان میں شائع کرائے گئے۔ مضامین کی اگر فہرست دی جائے تو وہ بہت طویل ہو جائے گی مختصراً یہ ہے کہ پاکستان کے تمام قومی اردو و انگریزی اخبارات جنگ۔ نوائے وقت۔ مشرق۔ جسارت۔ وفاق۔ امروز۔ پاکستان ٹائمز ڈان اور مسلم میں وقتاً فوقتاً ڈاکٹر صاحب کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ کراچی کے انگریزی روزنامہ "ڈان" میں تو ڈاکٹر صاحب کا مضمون "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" قسط وار شائع ہوتا رہا۔ پاکستان کے متعدد رسائل و جرائد میں بھی صدر موسّس کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ بیرون ملک انگریزی ہفت روزہ ریڈئینس (RADIANCE) جو جماعت اسلامی ہند کا پرچہ ہے میں بھی ڈاکٹر صاحب کے متعدد مضامین شائع کرائے گئے۔ اسی طرح رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان ماہنامہ "JOURNAL" مکہ مکرمہ میں بھی صدر موسّس کے کئی مضامین شائع ہوئے۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن :-

ٹیلی وژن کے آجانے کے بعد گو ریڈیو کی اہمیت اب پہلے جیسی نہیں رہی ہے لیکن

اب بھی دُور افتادہ مقامات یعنی دیہات جہاں ملک کی کثیر آبادی رہتی ہے اور بیرونی ممالک میں ہماری آواز ریڈیو ہی کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ چنانچہ ریڈیو پر تقاریر اور درسِ قرآن کے لیے صدر مؤسس کو دعوت دی جاتی رہی اور موصوف نے بعض مرتبہ "قرآن حکیم اور ہماری زندگی" کے ہفتہ وار پروگرام میں پوری پوری سہ ماہی درسِ قرآن دیا۔ اس سلسلہ میں سورۃ انفال، سورۃ اعراف اور سورۃ انعام کے بعض مقامات زیرِ درس رہے۔ "قرآن حکیم کی سورتوں کے پہلے دَور ( ) کے مضامین کا اجمالی تجزیہ" دس نشری تقریروں میں کیا گیا۔ ان کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضؓ، الحیاء شعبۃ من الایمان، اسلام کی عیدیں، نبی اکرمؐ، حیثیت منتظم، صراطِ مستقیم، آیۃ الکرسی، انفاق فی سبیل اللہ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور اسی طرح کے دیگر عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔

ذرائع ابلاغ میں سب سے اہم ذریعہ ٹیلی وژن ثابت ہوا ہے۔ ٹیلی وژن پر صدر مؤسس کا سب سے پہلا پروگرام "الکتاب" کے عنوان سے ۱۹۷۸ء کے رمضان المبارک میں شروع ہوا۔ اس تیس روزہ پروگرام میں محترم صدر مؤسس روزانہ مختصر وقت میں ایک پارہ کا خلاصہ نہایت سلیس اور دلنشین انداز میں پیش فرماتے تھے۔ صدر مؤسس کو جب اس پروگرام کی دعوت دی گئی تو موصوف کو ٹیلی وژن پر پروگرام پیش کرنے پر تردّد تھا اور آپ نے انکار کر دیا تھا لیکن انجمن کی مجلس منتظمہ کے اصرار پر قبول کیا۔ الحمد للہ یہ پروگرام اس قدر مقبول ہوا کہ ٹیلی وژن کے اربابِ اختیار نے دوسرے سال رمضان المبارک میں دوبارہ اسے ٹیلی کاسٹ کیا۔ ۱۹۸۰ء کے رمضان المبارک میں روزانہ صدر مؤسس نے "الٓمّٓ" کے زیرِ عنوان پروگرام پیش فرمایا۔ یہ پروگرام دراصل حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کے درس پر مشتمل تھا۔ ۱۹۸۱ء میں صدر مؤسس کے قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مشتمل درسِ قرآن کا مشہور پروگرام "الہدیٰ" شروع ہوا۔ اس کا آغاز اپریل ۱۹۸۱ء کے آخری ہفتہ سے ہوا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ پاکستان ٹیلی وژن اپنی پوری تاریخ میں اس سے بہتر پروگرام پیش نہیں کر سکا۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت یہ ٹیلی کاسٹ ہوتا تھا پورے پورے گھرانے اپنے تمام کام کاج سے قبل از وقت فراغت حاصل کر کے اس کے انتظار میں ٹیلی وژن کے سامنے

بیٹھ جاتے تھے۔ کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کی زندگیوں میں اس پروگرام سے انقلاب آگیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تھا۔ لیکن الحاد و بے دینی کی قوتوں مغربی تہذیب کے متوالوں، سرخ سویرے کے پجاریوں اور حاسدین و معاندین کو یہ کب گوارا تھا چنانچہ اس پروگرام کو بند کرانے کے لیے اندرون خانہ سازشیں شروع کر دی گئیں۔ لیکن افسوس کہ اس پروگرام کے حق میں زبردست عوامی ردِعمل کے باوجود سازشیں کامیاب ہو گئیں اور یہ پروگرام جون ۸۲ء میں بند کر دیا گیا جب کہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب نصف باقی تھا۔

ان کے علاوہ بھی صدر موسسّس کے متعدد پروگرام ٹیلی کاسٹ کیے گئے۔ جنوری ۸۱ء میں ماہ ربیع الاوّل کے ابتدائی بارہ روز "رسولِ کامل" کے عنوان سے بارہ تقاریر کی گئیں۔ "اُمّ الکتاب"، کے زیرِ عنوان تین تقاریر ہوئیں۔ اکل حلال۔ بنیادی حقوق۔ حیّ علی الصلوٰۃ۔ اسماءِ ربّانی، القرآن اور اسی طرح کے دیگر عنوانات کے تحت صدر موسسّس کی متعدد تقاریر ٹیلی کاسٹ ہوئیں۔

دیگر دعوتی سرگرمیاں :۔

دعوتی سرگرمیوں کا عنوان بہت وسیع ہے۔ گذشتہ دس سال کی دعوتی سرگرمیوں کا بیان کیا جائے تو ایک پوری کتاب تیار ہو جائے۔ صدر موسسّس نے اپنے شب و روز کے تمام اوقات اور اپنے جسم و جان کی پوری قوتیں اور صلاحیتیں اور اپنا مال و متاع سب اس کام پر لگا دیا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں تک اللہ کے پیغام کو پہنچا کر سرچشمۂ ہدایت سے سیراب کریں اور دین کو غالب کرنے کے لیے انہیں اللہ کا سپاہی بنائیں۔ بس یہی ایک دُھن ہے۔ جو اُن پر سوار ہے اور اس کے سوا کسی بھی چیز سے انہیں غرض نہیں

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم

الّا حدیثِ دوست کہ تکرار می کنیم

اِس دُھن کو لیے وہ پاکستان کے چپّہ چپّہ میں پھرتے ہیں ایک ایک شخص کے دل پر جا کر دستک دیتے ہیں۔ پاکستان کا کوئی شہر اور کوئی بڑا قصبہ انہوں نے نہیں چھوڑا جہاں وہ نہ گئے ہوں، بار بار نہ گئے ہوں، اُن کے اکثر صبح و شام سفر ہی میں کٹتے ہیں۔ صحت کی

خرابی تک کی انہیں پرواہ نہیں۔ ایک پیغام ہے جو انہیں پہنچانا ہے۔ ایک دعوت ہے جس سے بندگانِ خدا کو روشناس کرانا ہے۔ اِس دعوت کو لئے کبھی سرحد آزاد کشمیر اور بلتستان کے پہاڑوں پر گھومتے ہیں۔ کبھی پنجاب و سندھ کے میدانوں میں، کبھی کوئٹہ کی وادی میں اور کبھی تھرپارکر کے ریگستان میں ـــــ اِس دعوت کو لے کر کبھی مغرب میں امریکہ و کناڈا پہنچتے ہیں اور کبھی مشرق میں ہندوستان ـــــ کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دِلوں میں بھی عشق کی یہ آگ بھڑکا دے تاکہ ہمارے تنِ مردہ میں بھی جان پڑ جائے۔ ہم بھی حق کے جیتے جاگتے سپاہی بن جائیں اور ہمیں بھی یہ توفیق حاصل ہو جائے کہ حق کے لیے اپنا وقت، اپنے جسم و جان کی تمام قوتیں و صلاحیتیں اپنا مال و متاع حتی کہ اپنی جان بھی کھپا دیں ـــــ اِس کے لیے مطلوب ہے ہمتِ مردانہ، نعرۂ مستانہ اور جراُتِ رندانہ ـــــ!

مالیات

حکومتِ پاکستان کے مرکزی ریونیو بورڈ کے سرکلر کے تحت انجمن کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ انجمن کی مالیات کا اصل ذریعہ وابستگانِ انجمن ہیں۔ جس سے روزمرّہ کے اخراجات کے علاوہ قرآن اکیڈمی کے تعمیراتی اخراجات بھی پُورے ہوتے ہیں۔ الحمدللہ کہ وابستگانِ انجمن نے ہم سے اِس سلسلہ میں پُورا تعاون کیا ہے اور جب بھی ضرورت ہوئی دِل کھول کر مدد کی۔ ملک میں ایسے اداروں کی کمی نہیں جو اپنے اخراجات اور تعمیراتی کام سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور ممتاز صنعتکاروں کے عطیات یا پٹرو ڈالر سے پُورے کرتے ہیں۔ الحمدللہ کہ ہمیں اِس طرح ہاتھ پھیلانے کی ضرورت پیش نہیں آئی اور نہ ہی انشاء اللہ آئے گی۔ یہ ہمارے ربّ کا کرم ہے کہ وابستگانِ انجمن نے ہمیں اِس سے فارغ کیا ہوا ہے۔

انجمن کے حسابات کے لیے ایک مستند اکاؤنٹنٹ ہیں جو ڈبل انٹری بُک کیپنگ ـــ (DOUBLE - ENTRY BOOK KEEPING) کے تحت حسابات رکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں داخلی آڈٹ (INTERNAL AUDIT) کا بھی نظام ہے۔ داخلی آڈٹ کے بعد سالانہ حسابات کی آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کرائی جاتی ہے۔ جن کے سرٹیفکیٹ کے بعد حسابات

انجمن کی مجلس منتظمہ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیے جاتے ہیں اور ان کی کاپیاں حکومت پاکستان کے مرکزی ریونیو بورڈ کو بھی ارسال کی جاتی ہیں۔

گذشتہ دس سال میں انجمن کو ماہانہ زرِ تعاون اور عطیات وغیرہ کی مدیں اننالیس لاکھ روپے سے زائد وصول ہوئے۔ جس میں سے اکیس لاکھ سے اوپر قرآن اکیڈمی کی تعمیر پر خرچ ہوئے۔ تقریباً ڈھائی لاکھ روپے کے ہمارے پاس اثاثے (Fixed Assets) ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد رقم مکتبہ انجمن میں لگی ہوئی (Invest) ہے۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے پاس پلاٹ کے لیے بطور ایڈوانس پونے تین لاکھ روپے کی رقم جمع ہے اور تقریباً ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ ——— عملہ کی تنخواہوں، پانی بجلی گیس، ٹیلیفون، گاڑی، سفر، نشر و اشاعت، تبلیغ، اجتماعات و کانفرنسوں اور دیگر دفتری اخراجات پر صرف ہوئے۔

حضرات! یہ انجمن کی دس سالہ رپورٹ ہے رپورٹ گو طویل ہو گئی لیکن اس میں تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرنا ضروری تھا۔ اب بھی ایسے امور ہیں جو مزید طوالت کے خوف سے درج نہیں کیے جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انجمن کے مقاصد کے فروغ کے لیے جس نے بھی دامے درمے سخنے جو بھی خدمت انجام دی ہے اور تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور ہم سے جو کوتاہیاں ہوئی ہوں۔ ان سے درگذر فرمائے اور ہمیں معاف فرمائے! آمین!

★★★★

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں